انٹرنیشنل صوفی سنٹر بنگلور سے جاری کردہ

بنگلور

علم تصوف و عرفان کا
جامع چار ماہی رسالہ

بابت ستمبر 2010 تا اپریل 2011

جمادی الآخر تا ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ

جلد ۵ تا ۷ ــــــــــــ شمارہ ۱۷

انٹرنیشنل صوفی سنٹر (رجسٹرڈ)

بنگلور

3/28 1st Cross V.R. Puram
Palace Guttahalli, Bangalore 560 003
Karnataka State (India)
Contact: 23444594

Please Visit our Website : www.internationalsuficentre.org

انٹرنیشنل صوفی سنٹر بنگلور

مجلس ٹرسٹیان

اغراض ومقاصد

۱۔ اسلوب تصوف پر عوام میں چرچہ کرنا۔

۲۔ تصوف کی روایات اور تعلیمات کا بغرض باہمی اتحاد واتفاق واخوت عوام کو بہرور کرنا۔

۳۔ اہل تصوف کے سوانح حیات اوران کے اقوال پر کتب کا شائع کرنا۔

۴۔ صوفی مسلک پر سمینار اور تقاریر کا اہتمام کرنا۔

۵۔ جملہ اہل تصوف اور اسلوب تصوف سے منسلک اصحاب کا اجتماع بغرض عالمی برادرانہ اخوت کو منعقد کرنا

قیمت فی رسالہ 25 روپے

قیمت سالانہ 100 روپے

دکھائے جاتے ہیں۔ وہ جس طور چاہتا ہے تجلی فرماتا ہے اور یہ اس ذات پاک کے لئے کوئی بڑی چیز نہیں۔

بیسواں نور: عالم برزخ وہ عالم ہے جہاں بنی آدم کی روحیں اپنے بدن سے جدا ہوکر تا قیام حشر قیام کریں گی اور یہ مقام قرآن کریم سے اجمالاً اور احادیث واخبار نبویہ سے تفصیلاً ثابت ہوتا ہے۔ یہ عالم، دنیا اور آخرت کے درمیان واقع ہے اسی لئے اسے برزخ کہتے ہیں اور یہ عالم، عالم مثال نہیں ہے یہ اور ہی عالم ہے جو اولیاء اللہ کے مکاشفات سے ملک وملکوت کے درمیان واقع ہے اور اپنی نورانیت اور لطافت کے اعتبار سے عالم ملائکہ سے مشابہ ہے اور اپنی مقدار اور رونق کے اعتبار سے عالم ناسوت جیسا ہے۔ اس عالم میں دونوں عالم کی جھلک دکھائی دیتی ہے اور وہاں کا ہر زمانہ، زمانہ حال ہے ماضی اور مستقبل کی وہاں گنجائش نہیں ہے۔ اس عالم میں جو کچھ ہو چکا اور ہے اور ہوگا یا آیا گیا یا آئے گا سب کی مثالی اس عالم مثال میں بالفعل موجود ہے چنانچہ کتاب فتوحات مکی کی عبارت اس دعویٰ پر گواہ ہے کہ عالم مثال اور ہے عالم برزخ اور۔ فتوحات مکی کے مصنف قدس سرہ کی گفتگو کا نچوڑ یہ ہے کہ عالم برزخ جس کی طرف روحیں اپنے بدنوں سے علاحدگی کے بعد منتقل ہو جاتی ہیں اس برزخ کے علاوہ ہے جو جسموں اور روحوں کے درمیان ہے۔ پہلے کا نام غیب محالی ہے ور دوسرے کا نام غیب امکانی ہے۔ تو غیب امکانی کو دیکھنے ور اس کی خبریں دینے والے بہت سے ہیں برخلاف غیب محالی کے کہ اس کا کشف کرنے والے بہت ہی کم ہیں۔

اکیسواں نور: قبریں تین ہیں۔ پہلی دنیا کی قبر کہ وہ زمین کی خاک پر ہے۔ دوسری عالم مثال کی قبر، یہ وہ قبر ہے جو عالم برزخ اور عالم شہادت کی خبروں کے درمیان واقع ہے اور دونوں قبروں کا عکس اور سایہ ہے۔ یہ قبر لطافت اور نورانیت کے اعتبار سے قبر برزخ کے مشابہ ہے اور محسوس ومقداری ہونے کے اعتبار سے قبر دنیا سے مشابہ ہے۔ تیسری قبر عالم برزخ کی قبر ہے اور وہی اصلی قبر اور ٹھہرنے کا مقام ہے یعنی روحیں اپنے بدنوں سے جدا ہونے کے بعد صور پھونکے جانے کے وقت تک اسی جگہ مقیم رہیں گی اور نعمت وعذاب، تنگی وفراخی کی جگہ یہی قبر ہے اور دوسری دونوں قبروں پر یہ ثواب وعذاب بطور عکس اور سایہ کے وارد ہوگا اور یہی قبر اقطاب کے کشف کا مقام ہے یعنی اپنے وقت کے قطب پر اس کا حال ظاہر ہو جاتا ہے۔ اولیاء کرام سے فیوض اسی قبر سے حاصل ہوتے ہیں اور سوال وجواب کا تعلق بھی اسی قبر سے ہے اور زندہ کا مردوں سے سوال کرنا اور مرنے والوں کا زندوں کو جواب دینا بھی اسی قبر سے متعلق ہے۔ ایک زندہ آدمی اپنا جو بھی مدعا اولیاء کی قبروں پر عرض کرتا ہے اس کا جواب اسے دو طرح سے حاصل ہوتا ہے۔ پہلا خطرہ صحیحہ کے طور پر دوسرا اس آواز کی طرح جو کسی گہرے کنویں یا گنبد کے اندر سے گونج کی صورت میں پیدا ہوتی ہے یا دور سے ہوا کے ذریعہ سنائی دیتی ہے۔ پہلے کا طریقہ یہ ہے کہ سوال کرنے والا

اپنے دل ہی دل میں بطور خطرے کے کہتا اور خاموش ہو جاتا ہے۔ کچھ دیر بعد جو خیال سائل کے دل میں آئے گا اسے دوسری طرف سے ملنے والا جواب سمجھے اور کبھی آواز بالکل صاف ہوتی ہے جیسے ایک دوسرے سے بات چیت کرنے میں آتی ہے۔ یہ مرتبہ کامل لوگوں کو ملتا ہے جو مشق اور ورزش کی زیادتی سے حاصل ہوتا ہے اور یہ قبر اصلی دنیا کی قبر کے مقابل ہوتی ہے اور اگر دنیا میں قبر نہیں یعنی آدمی دفن نہیں ہوا بلکہ کوئی جانور کھا گیا یا آگ میں جل گیا تو ہضم کے بعد جہاں کہیں بھی اس کا فضلہ ہوگا وہیں اس کی قبر تصور کی جائے گی اس لئے کہ اجزائے انسانی کا ایک جز یعنی تخم کبھی ختم نہیں ہوتا نہ کسی طرح اس کی حالت بدلتی ہے نہ اس میں تبدیلی آتی ہے تو وہ تخم حیوان کے پیٹ سے جس حصہ زمین پر گرے گا وہی اس کی قبر سمجھی جائے گی، اسی طرح جلانے میں بھی وہ ذرات محفوظ رہتے ہیں اور زمین انہیں بطور امانت رکھتی ہے اور وہی اس کی قبر ہوتی ہے اور اس قبر اصلی کا اثر اس دنیاوی مجازی قبر پر ایسا ہوتا ہے جیسے زمین پر سورج کی کرنیں یا مکان میں چراغ کی روشنی یا بدن سے روح کا تعلق۔ اس مثال سے یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ قبر چند روزہ ہے اور اس میں ہمیشہ طرح طرح کی تبدیلیاں چکر لگاتی رہتی ہیں۔

بائیسواں نور: جان لو کہ موت ایک عالم سے دوسرے عالم میں چلے جانے کا نام ہے اسی لحاظ سے آدمی کی تین موتیں اور چار زندگیاں ہوتی ہیں۔ چار زندگیوں سے تین موت کے لئے ہیں اور چوتھی آخری ہمیشہ کیلئے اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ جب روز میثاق اللہ تعالیٰ نے تمام روحوں کو لباس وجود پہنایا اور الست بربکم (کیا میں تمہارا رب نہیں) فرما کر جواب میں بلیٰ (بے شک) سنا تو یہ پہلی زندگی تھی اور اس کی مدت کا علم خدا کو ہی ہے اور جب اس جگہ سے منتقل کر کے ہمیں عالم شہادت میں پہنچایا تو یہ انتقال، عالم ارواح سے ہماری موت تھی اور ہمارا آنا عالم اجساد کی زندگی۔ یہ تو پہلی موت دوسری زندگی ہوئی اس کی مقدار اتنی ہی ہے جسے عمر کہتے ہیں اور جب ہم یہاں سے عالم برزخ میں پہنچیں گے تو یہ دوسری موت ہے کہ ہم دنیا سے چلے اور یہی تیسری زندگی ہے کہ عالم برزخ میں قیام کریں گے اور جب وہاں سے ہمیں آخرت میں پہنچایا جائے گا تو برزخ سے انتقال تیسری موت ہوگی اور دار آخرت میں پہنچنا چوتھی زندگی ہے اور یہ وہ زندگی ہے جس کے بعد کوئی موت نہیں۔

تیسواں نور: (سوال) اس میں کیا حکمت ہے کہ عالم کو فناء مطلق یعنی قیامت کے بعد دوبارہ وجود عطا فرمایا جائے گا اور پھر ابدلآباد تک باقی ودائم رکھا جائے گا۔ ممکن ہے اور ممکن یہی ہے کہ خود نہ ہو محض قدرت سے وجود پائے اور پھر اس کے فنا پر قدرت باقی رہے جیسا کہ ظہور میں آئے گا تو پھر اسے موجود کرنے اور باقی رکھنے میں کیا مصلحت ہے؟۔

(جواب) جو پہلے ہی فرصت میں الہام ہوا، وہ بیان کرتا ہوں اگر دل کو اچھا لگے تو تسلیم کر لیں ورنہ